



میں نے سنا

میں نے سنا اردو دہلی

ایک نئی کتاب خزانہ لکھنؤ

T. Hanif

اس کتاب کے حقوق طباعت بحق پبلشر محفوظ ہیں

# تعمیرِ تابیرِ آزاد

حضرت بہزاد لکھنوی  
کے

## تازہ گیت

پبلشر

میںخانہ اُردو دہلی

قیمت ۱۲

بار اول ۱۳۵۰

کتب خانہ کوثر علی احمدی



# آؤ سکی چلیں بطنِ انگر

دل کی ہر امید بر آئے  
آؤ سکی نہیں بھی نور آجائے

وہ بستی تو ہے جانِ نظر  
آؤ سکنی چلیں بطنِ انگر

دل کی بگڑی بنائے چلیں  
قلب کی ٹہیں مٹائے چلیں

دل ہے پریشاں شام و صبح  
آؤ سکی چلیں بطنِ انگر

ہندہاں ہے رکھا ہی کیا  
دل نہیں ہے اس جا لگتا

کیونکر ہو اس طرح بسر  
آؤ سکی چلیں بطنِ انگر

وہ میوں کے ہیں سہرا ج  
ان کو ملی حق سے سہرا ج

سائے چھاں کے ہیں افسر  
آؤ سکی چلیں بطنِ انگر

# یشرب بستی سب سے پیاری

ہیں جس جا ستراج شفاعت  
جس پر سایہ افکن رحمت

سب سے الگ ہے سب سے پیاری  
یشرب بستی سب سے پیاری

رُوش رُوش پر جس کے جلوے  
جگ مک جگ مک جس کے ڈرے

طُور کی جیسے جلوہ باری  
یشرب بستی سب سے پیاری

اے یشرب کے رہنے والو  
دیکھیں ہماری کب طلبی ہو

کب جا کے تقدیر ہماری  
یشرب بستی سب سے پیاری

وُسیا والو تم ہی بتاؤ  
اُسے نہ کیوں بہزا و فدا ہو

جس پہ ہونا زل رحمت باری  
یشرب بستی سب سے پیاری



# اے یثرب جانے والے

میرا بھی سندیہ لے جا  
پیغامِ تمنا لے جا  
قسمت کی یہ دنیا لے جا

قسمت کے بنانے والے  
اے یثرب جانے والے

یہ ہند ہے اب مجھ کو بن  
لشکرِ پکڑ لے دامن  
اندھیر ہے اب یہ جیون

جیون کو سجانے والے  
اے یثرب جانے والے

کہدینا بہت ہیں حیراں  
کہدینا بہت ہیں گریاں  
ہیں راہ میں اُفتاں خیزاں

کچھ اشک بہانے والے  
اے یثرب جانے والے

کہدینا ہیں خستہ سماں  
سُن لیجئے شاہِ ذیشان  
بہرِ آدھے لاکھوں انساں

گُن آپ کے گانے والے  
لے بیڑب جانے والے

## دل کو ہے ارمانِ مدینہ

حسرت جیل بھر کو سولوں  
سوئے ہی پھر نکھ جو کھولوں

ہاتھ ہیں ہودا مانِ مدینہ  
دل کو ہے ارمانِ مدینہ

آپ پر میری جان بھی صدقے  
حسرت بھی ارمانِ مدینہ

یا شاہِ ذیشانِ مدینہ  
دل کو ہے ارمانِ مدینہ

میرا دل اس کا خواہاں ہے  
میرا ثواب یہ ارمان ہے

ہو جاؤں قسربانِ مدینہ  
دل کو ہے ارمانِ مدینہ

## پریمِ آجادیس ہمارے

چلتی ہیں فرقت کی ہوائیں  
سونی پڑی ہیں دل کی فنائیں

دل کی فضا کو کون اُبھارے  
پریمِ آجادیس ہمارے

تو مری جاں ہے تو مرادل ہے  
تو میرے دل کی محفل ہے

آدل کی محفل کے اُبھارے  
پریمِ آجادیس ہمارے

پریم کی میں خود اک نیا ہوں  
پریم کے بھنور میں لگے پھنسا ہوں



پار مجھے اب کون اتارے  
پریم آجا ویس ہمارے

## اچھے دن کب تک آئیں گے

اے ہنسہ و دریا کی ہواؤ!  
ساحل کی پر کیف فضاؤ!

جلوہ وہ کب دکھلائیے  
اچھے دن کب تک آئیں گے

۹

یہ سمجھا دے تو ہی چہ پیہر ہے!  
آنا بتا دے تو ہی چہ پیہر ہے!

کب تک وہ مجھے ترسائیے  
اچھے دن کب تک آئیں گے

کب جھومے گا پتھر پتھر  
کب ناپے گا ذرہ ذرہ

پریم کا گیت وہ کب گائیے  
اچھے دن کب تک آئیں گے



پھرتا ہوں حیران میں سبھی

پھرتا ہوں حیران

پریت میں بیٹے کیا کچھ پایا  
غم کی دولت غم کی مایا

روتا ہوں ہر آن میں سبھی

۱۰ پھرتا ہوں حیران ....

پریم میں وارا تن من سارا  
وحشت ہے اب دل کا سہارا

پریم پہ ہوں قربان میں سبھی

پھرتا ہوں حیران ....

میں بن میں وحشت کا اپنی

وحشت میں الفت کا اپنی

کرتا ہوں سامان میں سبھی

پھرتا ہوں حیران ....

یہ ہی ہے اب میری منزل  
الفت میں جو آئے مشکل

کرتا ہوں آسان میں سبھی  
پھرتا ہوں حیران .....

اؤ اؤ درخش دکھاؤ  
مجھ کو اب بہتر ادا بناؤ

تو لے ہوں قربان میں سبھی  
پھرتا ہوں حیران .....



ڈھونڈنے والی کا دُوار مسافر

ڈھونڈنے والی کا دُوار

دُوار میں پلی کے دردِ الم ہیں  
دُوار میں پلی کے رنج اور غم ہیں

دیکھا ہے تنویر مسافر

۱۲ ڈھونڈنے والی کا دُوار ....

دُوار میں پلی کے سب سے پہلے  
سب کو رنج و تعب ہی پہلے

پہونچی ہے آرزو مسافر

ڈھونڈنے والی کا دُوار ....

پلی سے اگر کچھ پریت ہے تجھ کو  
اس میں ہی اس جیت ہے تجھ کو

پلی کے درد میں یگانہ مسافر

ڈھونڈنے والی کا دُوار ....

# آتش ہے مجھ کو تھاری

میں پریم کا ہوں متواری  
گن پریم کے گانے والا

تم پریم کی ہو پیشواری  
آتش ہے مجھ کو تھاری

ہو تم ہی دل کی دُنیا  
ہو تم ہی دل کی قسمت

میں جانتی دُنیسا ساری  
آتش ہے مجھ کو تھاری

میں اُلفت میں مرتا ہوں  
دم اُلفت کا بستر تا ہوں

کرتا ہوں آہ وزاری  
آتش ہے مجھ کو تھاری

اب کمالی کھٹا پیہ، فی سہ  
جو مستی کو لاتی ہے



ہر چیز ہے جب متواری  
آتش ہے مجھ کو متواری

اے ساجن آؤ آؤ  
اب مجھ کو درشن دکھاؤ

مجھ پر یہ کشت ہے بھاری  
آتش ہے مجھ کو متواری

سجھی!

اب نہ ہمیں ترپاؤ

مدت سے درشن نہیں پائے  
دل نہ بھلے کیونکر گہرائے

رہ کر وہ اب تو جب نہ

بجلی

اب نہ ہمیں ترپاؤ

پریم کا رنگ لگا ہے من کو  
چہن نہیں اک پل جہون کو

دکھ جہون کا آگے مٹاؤ  
سجی

اب نہ ہمیں ٹڑپاؤ

ٹڑپا کر تم کیا پاؤگی  
یاد رہے پتھر چھپتا ہوگی

مان لو کہنتا آجی جاؤ  
سجی

اب نہ ہمیں ٹڑپاؤ

---

ساتھ تنم بن دل ہے اواس

جینا ہے میرا دشوار  
تنم کے ہاتھوں میں لے چا

تنم جو نہیں ہو میرے پاس  
ساتھ تنم بن دل ہے اواس



یہ میرے اُف نامے کب تک  
ولیں رہیں یہ جیتا ہے کب تک

پر یہ نہیں ہے مجھ کو اس  
سجھن کم بن دل تو اس

ساجن اب آؤ آؤ  
نینوں کو مرے نہ ترساؤ

نکٹے پیونکر بن کی ہنس  
سجھن کم بن دل تو اس

۱۲۸

---

اے جیون کی کچھ اس زبیر

جو پریم مندر کا اُج رہتا  
یہ دل جس کا مستو رہتا

فستوں وہ میرے پست  
بنیوں کی کچھ اس زبیر

وہ دل جسے تیرے در کہتا تھا  
ارباب کی محفل کہتا تھا

اُن وہ بھی تو میرے پاس نہیں  
اب بیون کی کچھ آس نہیں

ہے اُنٹ کی ہر بات نئی  
ہر دن ہے نیا ہر رات نئی

یہ پریم تو مجھے کوراس نہیں  
اب بیون کی کچھ آس نہیں

دل اندر اُنسو بھرا کے اُونسو اک گیت

16

کون سے کاتھم بن سہوئے میرے دل و راک  
پریم کیا یہ دل سہوئے کیا دس کے پھوٹے بھناگ

پریت میں کیا کیا گم نہیں پائے پریت کی پر جڑیں  
دل اندر اُنسو بھرا کے اُونسو اک گیت

پریم کی نئی سبک دیکھتا ہوں سدا پر غیب سہارا  
نہیں رہتا ہوں نہ چھپتا سب سے نالی ہار

بھرتی ہوئی اس بار کھانا اچھا سب پریت  
دل اندر اُنسو بھرا کے اُونسو اک گیت



کون کرے بیاں کہ مشکوہ بیل نازاں خود ہے  
بچھڑے پیسے کا ہو گھر کیا یہ تو گریاں خود ہے

کون سنے گا دل کی کہانی کون ہے دل کا بہت  
دل اٹھا آئیں بھر آئے آؤ سنو اک گیت

## میری حالت کیا کوئی جانے

درد ہے دل میں اکٹھیں پڑنم  
لگت میں بس رکتا ہے اور غم

دل میں بھرت ہیں غم کے نرانی  
میری حالت کیا کوئی جانے

بلیوں کو خود پنی پتری ہے  
کون کون سے خود رونی ہے

اپنے پر سے تیرے بے گمانے  
تیری حالت کیا کوئی جانے

پھوڑوں کا ہے چک گریب  
شب بزمِ نازان پر ہے گریب

گمشدہ منہ کو کیا پہچانے  
میری حالت کیا کوئی جانے

میری دنیا ٹوٹنے والے  
بچے سے مل کر چھوٹنے والے

گر پہچانے تو پہچانے  
میری حالت کیا کوئی جانے

ہنر ہمو کے ہر باد بچہ سارہ  
کہتا ہے بہتر از بچہ سارہ

اس کو خبر کیا وہ کیوں مانے  
میری حالت کیا کوئی جانے





سُن لو میری کہانی پرستم

سُن لو میری کہانی

رنج و غم و آلام ہیں گریں  
اُشت میں ہوں گاہے نالوں

یہ ہے میری جوانی پرستم  
سُن لو میری کہانی

میں ہوں کہیں تم دور کہیں ہو  
رات ہے بیشک تم تر نہیں ہو

ت نہیں ہے سہانی پرستم  
سُن لو میری کہانی

میں جو نہ ہوں گاکون سب کا  
رنج و غم و اُشت کا شست

یہ ہے میری نازانی پرستم  
سُن لو میری کہانی

# میں حسن کا حال سناؤں گا

میں ہوش و وفا کی منزل میں  
میں ان کی رنگین محفل میں

میر ہوش صاحب ہو جاؤ گے  
میں حسن کا حال سناؤں گا

خاموشی ٹھنڈی ہے راتوں کی  
اور راتیں بھی برسائوں گی

۱  
جب دل اپنا بہلاؤں گا  
میں حسن کا حال سناؤں گا

خاموشی یہ نہیں جب ہوگی  
جب اکوٹ کھورو کے گی قمری

تب غم کا فتنہ گاؤں گا  
میں حسن کا حال سناؤں گا



کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

کیوں پریم کی دہلیز شردی  
کیوں پریم کی آتش لٹا دی

کیوں من کا کھنسن چھوڑ دیا  
کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

یہ نہیں مجھ سے کہتی ہے  
درقمری رونی پھرتی ہے

۳  
اے ماں کی کشمیں چھوڑ دیا  
کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

اے دل یہ ہوائیں کہتی ہیں  
اے دل یہ کشمیں کہتی ہیں

کیوں پریم کا جیوت چھوڑ دیا  
کیوں پی کا دامن چھوڑ دیا

---



چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون ہیں اندھیا کی

میں جو جواں تھا دونوں جواں تھے سن و وفا کے عالم

ملنے تھے ہر آن میں مجھ کو اُن کے سندرے پیسے پیسے

میں جو نہیں ہوں ہے سُوئی دُنیا کے محبت ساری

چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون ہیں اندھیا کی

میری تھی بستی، عرش و فخر پر مہر و وفا تھا روشن

میرے سبب سے سن کا گویا پتھر اُڑا پھلا تھا گلشن

میں جو نہیں ہوں ختم ہوئی سب روشنی و گل کاری

چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون ہیں اندھیا کی

میری وجہ سے تھمے تھے پالی سن کی واد اک دولت

میری بد دولت حسن کو آخر میری ہی تھی الفت

میں جو نہیں ہوں اب وہ نہیں ہو عشق میں آہ و زاری

چھائی ہوئی ہے دیکھئے دونوں جیون ہیں اندھیا کی

تم نے میری سحر بھرائی

تم نے میرا تن من لوٹا  
تم نے میرا جیون لوٹا

تم نے رازِ حشمت و کائنات  
تم نے میری سحر بھرائی

تم نے دیا ہے مجھ کو یہ علم  
تم نے بخشا ہے یہ عالم

جگڑائی میری تم نے بنائی  
تم نے میری سحر بھرائی

مجھے لو بہر کے تم کو یاد کیج  
مجھے کو مشائخ کے تم کو یاد کیج

کیا یہ تمہارے دل میں رہتی  
تک ہے میری سحر بھرائی



اٹنا تو بتا دواسے سا جن تم میری کہانی کیا سمجھے

بائبل بھی نہ سمجھی اس کو تو قمر کی بھی نہ سمجھی اس کو تو

کچھ اس کی سمجھتے ہیں آنے سکا سمجھتا یا لاکے پیسے کو

اس رنج و الم کے قیے تو تم میری کہانی کیا سمجھے

اٹنا تو بتا دواسے سا جن تم میری کہانی کیا سمجھے

ات نہ تھی بھنگی۔ توں میں اس بھنا دول ہیں اس سا نہیں

کیوں گریب ہوں کیوں دل ہوں کیوں لکھن نہیں دامن میں

اب یہ ہے جوانی کا غم الم تم میری جوانی کیا سمجھے

اٹنا تو بتا دواسے سا جن تم میری کہانی کیا سمجھے

اب درد کی ٹہپیں کتنی بھین ہیں اگ وٹانہ تو ٹا کھٹا

اب یہ وہ ہیں مجھ کو وہ بھی دن تم جنت سے جنت میں روتا تھا

تم غم کو فہمائے کیا سمجھے تم اشک فشان کیا سمجھے

اٹنا تو بتا دواسے سا جن تم میری کہانی کیا سمجھے



دل تم کو ڈھونڈتا ہے

یہ میرا آہ و نالہ

یہ میرے غم کی دنیا

میں کب بتاؤں کیا ہے  
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

تم دل کا مدعا ہو  
تم میرا آسرا ہو

دل میرا کسو چٹا ہے  
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

انکھیں ہیں میری پر غم  
آنسو رواں ہیں بہیم

یہ سال یوں ہوا ہے  
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

غم میں گزر رہی ہے  
بر باد زندگی ہے

شاہد مرا خدایا ہے  
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

تاریکیوں میں شب کی  
رنج و غم و تعب کی

بس اک یہی صبر ہے  
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

گنگا ورس گھٹا میں  
ٹھنڈی سی اس ہوا میں

۲۶

جے چین کیوں ہوا ہے  
دل تم کو ڈھونڈتا ہے

کس نے چھتر امن کا نام

ساز کے جاگے گویا بنگا  
پریت کا قلم پریت کا راک

مست ہوا ہے کل مسافر  
کس نے چھتر امن کا نام

بکھر و جھٹکت کے پاؤں پرست  
ہو گئے دامن کے طکرات

نکوشن ہیں پیر سلی بدست  
کس نے چھینا من کو تار

دل میں پھر اک ہوک کھی  
میری پھر حالت بدلی

دل کی دل کو صبر و قرار  
کس نے چھینا من کو تار

پنہر بکھر میں پستی موجیں  
پنہر بکھر میں شام و صبح

کھائی دل کی کشتی بھرا  
کس نے چھینا من کو تار

جہاں ہے بہتر جہاں  
گریں سے بہر اور تریں

لٹکتے ہیں سے صبر و قرار  
کس نے چھینا من کو تار

# آؤنیا سنسار بسائیں

دنیا کے جھگڑوں سے الگ  
طوفان کی موجوں سے الگ

مندی کے اس پار بسائیں  
آؤنیا سنسار بسائیں

ہم کو تم کو کوئی نہ دیکھے  
وہی نہ نے سے بھی کوئی نہ پاے

۳۵

ایک نرالا دوار بسائیں  
آؤنیا سنسار بسائیں

بہریت ہی کہ اس ریت جوتیہ  
مست کی پہچانیت ہو جس میں

جس میں نہ ہو کچھ بار بسائیں  
آؤنیا سنسار بسائیں





تم ہی ہو پس اشاد دل کی

تم ہی ہو پس دل کا سہارا  
تم ہی ہو محفل کا اقبال

تم ہی ہو رونق محفل کی  
تم ہی ہو پس اشاد دل کی

الفٹ ہے سرتاج تمہاری  
دل سی شے ہے آج تمہاری

تم ہی نہ تو یہ شے محفل کی  
تم ہی ہو پس اشاد دل کی

تم نے محبت اور انشت ہیں  
دل کے جنوں میں اور وحشت ہیں

تم ہی سوز و غم محفل کی  
تم ہی ہو پس اشاد دل کی



میں تیرے قربان پیسے

گیت پریم کا گاتا ہے تو  
پی کی یاد دلاتا ہے تو

تو ہے میری جان پیسے  
میں تیرے قربان ....

اس کالی گھٹا اور گھٹا میں  
اس ٹھنڈی اور مست ہو گیا

پی کا دلا یا دھیان پیسے  
میں تیرے قربان ....

پس تو پی کے اُس کے چڑا جا  
اور رھر لیتا جسے سنا رہیہ

ماٹوں گے احسان پر پیسے  
میں تیرے قربان ....



ہم تم سے بھرپائے بھنوا

یہ جھگی برسات ہے لیکن  
پریم بھارن رات ہے لیکن

دل کو چین نہ آئے بھنوا  
ہم تم سے بھرپائے ....

جب ایسا پھرین سماں ہو  
تم ہی بتاؤ تم بن من کو

ایسے چین آبرو کے آئو  
بہاگت بہہ راسا ....

پچا دیں یہ لبوں کے گونے  
پچا دیں یہ قند کے گونے

بہاگت نہ آئے ہو  
تم تم سے بھرپائے ....

تج کو بال پر آستے سن  
تج پر تج سے آستے سن

۱۵۵ اسوہ برسات کے سونوا

ہم تکم تک سے پکڑ پکڑا سکتے ...

پتہ ساجی سب کچھ فرما دیتا  
شہر کے کور بشارت لیا جاتا تھا

پکڑ پکڑا کر لے آئے سونوا

ہم تکم تک سے پکڑ پکڑا سکتے ...

۱۹۹۱ء  
۱۹۹۱ء  
۱۹۹۱ء  
۱۹۹۱ء

لکھنؤ

کیونکہ کور بشارت دے دیا

پتہ ساجی سب کچھ فرما دیتا

ہم تکم تک سے پکڑ پکڑا سکتے

۱۹۹۱ء ۱۹۹۱ء ۱۹۹۱ء

نکھر کر پتہ ساجی سب کچھ فرما دیتا  
شہر کے کور بشارت لیا جاتا تھا

۱۹۹۱ء ۱۹۹۱ء ۱۹۹۱ء  
۱۹۹۱ء ۱۹۹۱ء ۱۹۹۱ء



نہیں آو و بر باد تمہارا  
بہت چارہ ہے جسے نہ جانتا

کہتا ہے آج اُو بھنی  
اُو اُو اُو اُو بھنی

سکھائی سہا جن سے کہہ کے اپنودیش دکھاؤ

اک مدت سے یہ دھاری کی دل کو ہے تڑپاتی  
راتوں کو رہتی ہوں پریشاں مینہ نہیں برساتی

من من من ویرن پڑا ہے من من من در میں آؤ  
باری سسکی سہا جن سے کہہ کے اپنودیش دکھاؤ  
مست گشتیں رات ہوئیں مستی دہلیز کی  
مست بیل مست پیہیں مست ہر سب بچاؤ کی  
مست بے دنیا کا ہر ذرہ تم ہی اب کہو بابا  
باری سسکی سہا جن سے کہہ کے اپنودیش دکھاؤ

یہ دنیا یہ بہتا پانی یہ ہسرت یہ موبائیز  
مجھ کو تو ان بن گئی ہیں رخت و دم کی فوجیں

اُسکے اَلَمِ کہہ ان فوجوں کو دل کا چسپین بننا  
جہاں کی سب کچھ سہاگن سے بہہ دے اہل درخشش و کھاف

## اے سہاگنیا مستوالی

پکھر نینو سے پلا دے  
پکھر مجھ کو مست بنا دے

وہ اُنٹھیں گھٹا نہیں کالی  
اُسے سہاگنیا مستوالی

۴۵

کیسے تیرا پڑا ہے سہا یہ  
تے رات نیا کوشش کا

پکھر چھ لوب پر سب سے لالی  
اُسے سہاگنیا مستوالی

پتہ مست سے پتہ غنیمت  
پتہ مست سے پتہ بدست

جس کو سب سے ڈانی ڈانی  
اُسے سہاگنیا مستوالی

و دپی پی پیہا بولا  
و د مور بھی ناچا کوکا

کو کے ہے کوئل کالی  
اے سا جنیا متوالی

اب کچھ تو کرم منراجا  
کیا خوب سماں ہے آجا

بہتر ادا کی بھولنے والی  
اے سا جنیا متوالی

## سناچاں آؤ تمیر کے دواں

پہچم کی نیت ہے منہ نہ  
اب تو دل کی یہ سہا پکار  
ارماں کو تم پر ہے ناز  
پہچم کی دنیہ بہت ہی ہے  
بٹائی ہوئی بہت ہی ہے  
مان گئی تھی اپنی بار

آئے گا دواں اس کو پا  
ماں آؤ تمیر کے دواں  
دیتی ہے حسرت آؤ  
ماں آؤ تمیر کے دواں  
ہوئی تھی بہت ہی ہے  
ماں آؤ تمیر کے دواں

کیسی سہانی سہجے برسات  
 دل میں بھر دو آسکے بہار  
 پریم کی ڈیپ میں جو نام  
 آکے بسا دو یہ سنہار

بچہ دل بھی خوش ہیں خوش ہیات  
 سا جن آؤ میسرے دوار  
 گر کر دو یہ دل کا کام  
 سا جن آؤ میسرے دوار

## کھیل میں نے من کی بازی

نشت کے سبب سے ماں ہار سے  
 کیسے نہ پکڑا دشن کی بازی  
 کیا سنے وحشت کے فسوں میں  
 بازی ہاں دامن کی بازی  
 دیکھتے یہ کیا نہ تھا سہجائی  
 جیوت ہر تیوت کی بازی

تھرت ہاری ارماں ہار سے  
 کیسی بقم نے من کی بازی  
 بازی رکھائی ہم نے جیوت میں  
 کھیل ہم نے من کی بازی  
 بے سوچے بہتے اڑنگی  
 کیسی ہم نے من کی بازی

## کون ہے تیرا دل

پڑپڑ کتا بہت سیر نہیں کر  
 دل کے سبب تیرا دل چاہیے

جو تاروں سے چاہت ہے نہ  
 کات ہے تیرا دل چاہیے



درد بھری یہ گوک ہے کیسی  
 اُڑ جا بدل کر بھیس پیس ہے  
 کیسے وہاں بھی عشق کو چرچا  
 کیسا وہاں ہے بھیس پیس ہے  
 دن کو کیا شاد لگی ہے  
 نیرے بھی دل کو بھیس پیس ہے  
 کون ہے تیرا دیس پیس ہے  
 کیا بیش بہا دنی ہے

## تو میرا اس کیا ہے تو میری عمر کیا ہے

تو پریت کی دنیا میں اب پھر تجھے دہنوں پریت سے کیا  
 اور رہے اس دنیا میں کیا اور میں دنیا پریت جو کیا

س پریت کی ہے پریت ہے تو پریت کی کیا کیا ہے  
 تو میرا اس کیا ہے تو میری عمر کیا ہے

کس چیز کو سنت کہتے ہیں کیا یہ سنت ہوئی کو  
 ور شکوہ کیا ہوئے کیا یہ پریت ہوئی ہے

تجھ کو مسرت سے ہے غمخیز تو آہ و نالہ کیا جانے  
 تو میرا رمال کیا سمجھے تو میری تمنا کیا جانے  
 بہزاد کی تجھ کو قدر ہے کیا بہزاد کی تو نے قدر نہ کی  
 سہرا پابن ہے رنج و الحظ ظالم یہ عنایت ہے میر کی  
 تو دل کی کہانی کیا جانے تو غم کا فتنہ کیا جانے  
 تو میرا رمال کیا سمجھے تو میری تمنا کیا جانے

## مہم بہا ہے گلے کا پار

۳۵

چھائی ہے جب سے گستاخ گلو  
 ہے کب میرے من کو تشرار  
 تب سے سہرا پابن دینا حکم  
 پار کا جب سے کب سہرا پابن  
 بیت سے ہر سہرا پابن  
 جب آپڑتی ہے پھوار  
 پریم ہنس ہے گلے کا پار

ہاں شکر ہے کہ ہرگز نہ ہو گی کئی منہ لائے

کافی گھٹا میں شہر کی ہونے سے اسے ہر

نہیں سہاں تو ہر غصہ میں پھر تہہ کی ہر

باغ ڈالنے کے نہ نہ کیوں پھر قسب و قسب ہر

باغ کے اندر کا باغ جو نہ کی کئی منہ لائے

تینا بھی اسی ہر سے سر جن دینے سے ہر

کا شکر ہے کہ ہر سے ہر سے ہر سے ہر

ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر

ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر

ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر

ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر

ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر

ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر

.....

## یہ پریم ہے گورکھ دھندا

اب میں کیوں پھنستا ہے تو  
کھنکھاتا نہیں ہے اس کا پھندا  
بے درد و ادائیں اس کی  
ظالم اس کی ہتھکڑیاں  
یہ سچو کو غصہ بھی شے گوا  
کیوں بنتا ہے اترا کا بندہ

چوں کیوں دیتا ہے تو  
یہ پریم ہے گورکھ دھندا  
قال ہیں جنت میں اس کی  
یہ پریم ہے گورکھ دھندا  
یہ کچھ کو الہم ہی دے گا  
یہ پریم ہے گورکھ دھندا

۴۱

## آخر مشہور دن آئے سب جان

### اسے مشہور دن آئے

پریم کی دُشمن ہو گئی روش  
نہ سنا دُشمن دُشمن سے سنا  
سیرت نامہ کی تازہ سبت کرتی  
کیوں نہ یہ دل کھل جائے سب جان

پکھورا پکھیرا رہا کو گمشدہ  
اسے مشہور دن آئے .....  
دس کی گنت ہے خوش ہوئی  
اسے مشہور دن آئے .....

دیکھ رہی ہیں آنکھیں جاوہ  
کیوں نہیں من بھراستے ساتھ  
کیوں نہ شگفتہ دل کی کلی ہو  
تم ہو دل پر چھائے ساتھ  
بھگت پھرے ہیں جب میرے

نہیں مرے دور میں کب  
آئے شہد دن آئے .....  
جب دل کی تیرے دی ہو  
آئے شہد دن آئے .....  
تسلیں پوچھتی ہیں یہ کہ

بخش کیا کیا رائے سب جن  
آئے شہد دن آئے .....

گیت نہ گاتو گیت

گیت نہ گاتو گیت

یاد آیا وہ حسن سراپا  
یاد آئی پست پریت پیچیدہ  
جہتی بھی کی پریت کسی سے  
نئی پریت کی پریت پیچیدہ  
اک لفظ اُشت کے سزاوہ

جان ثبت جہان نہیں  
گیت نہ گاتو گیت .....  
کائنات دی اتنی ہی ترسے  
گیت نہ گاتو گیت .....  
رنگ و غم و کائنات کے سزاوہ



کوئی نہیں ہے جیت پیچھے  
گیت نہ گا تو گیت .....

ہر ہی مائی بار ہی کھائی  
پریم میں کب ہے جیت پیچھے  
دل کی بازی جس نے لگائی  
گیت نہ گا تو گیت .....

کہتے ہیں بھڑا دجے سب  
کہتے ہیں بھڑا دجے سب

وہ ہے تیرا جیت پیچھے  
گیت نہ گا تو گیت .....

## سا جن تم بن نہیں نہ آئے

چھایا تو ہے مجھ پر الم  
س جن تم بن نہیں نہ آئے  
سکھ کے کشتی رہیں نہیں ہے  
سا جن تم بن نہیں نہ آئے  
اس کا مقصد بس اتنا ہے

وہ ہے پریشاں لکھ ہے تم  
وہ نہیں لکھا جی گھر آئے  
اک پہل تیرے کو چہین نہیں ہے  
پاؤں رکھ من کھپ سے  
پہنچی پی پی جو کہت ہے

کہتے ہیں وہ بھی ہر دم آئے  
سا جن تم بن نہیں نہ آئے

میں آیا تیرے درشن کو

کچھ دینے سہارا جیون کو  
پڑ کرے نظر کے دامن کو

ہیں سہرا گمشدہ  
میں آیا تیرے درشن کو

بہیشتی مہربانی سے  
پڑی یہ کھفت و شربت سے

۴۴

بہر دینے مریدان کو  
میں آیا تیرے درشن کو

اس ذوقِ نظر کی نگاہ سے  
بہر دے گئے سہرا کو قسم

بہر دے گئے سہرا کو  
میں آیا تیرے درشن کو



بن بن گھوڑے ہائے پروگن

سب پہ ہے اس کے پی کا فسانہ  
گارتی ہے دو پی کا تراشہ

پی کے لئے ہاں پی کی کارن  
بن بن گھوڑے ہائے پروگن

ہوش نہیں ہے اس کو اپنا  
کام ہے پی کے نام کو چپنا

اس نے منٹا یا اپنا جونا ۴۵  
بن بن گھوڑے ہائے پروگن

پسہ دولت و دنیاں مانگے  
دیر کی راحت وہ نہیں مانگے

وہ تو ہے بھروسہ پریم ہیکارن  
بن بن گھوڑے ہائے پروگن

---

پھر اس من میں آگ لگائے

پنی پنی کہہ کر مجھ کو پیسے  
ہاں پھر میرے ہوش اتر دے

پنی کی مجھ کو یاد دلادے  
پھر اس من میں آگ لگادے

ساکن ہے پھر دل کی دنی  
سوئی ہوئی ہے نڈکی آست

سوئے ہوئے پھر غم کو جگائے  
پھر اس من میں آگ لگادے

بہون ہیں سب پھر ہمواری  
دل کی تڑپیں پھر ہے کمی سی

پھر نشہ دل سے دل تڑپ دے  
پھر اس من میں آگ لگادے

یہ بھگی برسات کا عالم  
یہ موسم اور آنکھ ہے پرزم

آہستہ آہستہ برسائے  
پھر اس من میں آگ لگا دے

میرا ہے بہتر از چنگاری  
دل میں لگا دے پھر چنگاری

پریم کے شعلے پھر بھڑکا دے  
پھر اس من میں آگ لگا دے

## پروانے کیوں دیوانہ ہے

۴۶

مستسرجِ محبت پانے کو  
تیار ہے تو جل جہانے کو

اس شمع کو تو بجھ جانا ہے  
پروانے کیوں دیوانہ ہے

کیا اس کو محبت کہتے ہیں  
کیا اس کو آہستہ کہتے ہیں

یا قسمت میں جہل جانا ہے  
پروانے کیوں دیوانہ ہے



انجامِ محبت کرنے کا  
انجامِ جسموں انجام دینا

کا می ہے مر جانا ہے  
پروا سے کیوں دیوانہ ہے

بے سوچے سمجھے جان نہ دے  
کچھ حسن کو تو پہچان تو لے

ہر شے صفت بیگانہ ہے  
پروا سے کیوں دیوانہ ہے

تو فانی شے پر جان نہ دے  
ازمانی شے پر جان نہ دے

بس اہم کو یہ سمجھنا ہے  
پروا سے کیوں دیوانہ ہے

بدل گیا سنار

جب سے پیانے کی چترائی  
جب سے مچھ سے آنکھ پھرائی

غم ہے گلے کا صبا  
سکھائی رہی  
بدل گیا سنار

من کو نہیں ہے دُنیا بھاتی  
دوسری ہو گئی ہے یہ جاتی

۴۱

زیست سے ہوں بیزار  
سکھائی رہی  
بدل گیا سنار

کوئی نہیں غم مٹانے والا  
کوئی نہیں بھڑکانے والا

دُکھ کی ہے بھرمار  
سکھائی رہی  
بدل گیا سنار

اے سہیلے مجھے کچھ سناوے

یاد پھرے وفا کی دلاوے

غم میں گویا ہوا ہوں سہرا  
غم سے ہے میرا حوالا بہتر

مجھ کو جنت ذرا پھر بند دے  
اے پیپے مجھے کچھ سنا دے

میرا غم ہی مجھے کھار رہا ہے  
رات دن مجھ کو رُکھوار رہا ہے

پن کے سہیلے ذرا مسکرا دے  
اے پیپے مجھے کچھ سنا دے

پی کہوں سے ہے تسکین ہوتی  
بھنگے دل کی نہیں پھر تو روتی

میرا ہوا ہے دل کو کھینچنے  
اے پیپے مجھے کچھ سنا دے



# اے مٹوالے تو ہوش میں آ

ہر رنگت آتی جسانی سے  
 لکھ نہ اتنا جوش ہیں آ  
 اے مٹوالے تو ہوش میں آ  
 لکھ نہ اتنا جوش ہیں آ  
 یہ حسن کی دنیا فانی ہے  
 اے مٹوالے تو ہوش میں آ  
 یہ حسن و ادا کے بھی گڑے کیا  
 اے مٹوالے تو ہوش میں آ  
 آہ زمناؤں تو ہوش میں آ  
 اے مٹوالے تو ہوش میں آ

# تھم پر سناہن جیون واروں

تھم پر سناہن جیون واروں  
 تھم پر سناہن جیون واروں  
 یہ پھولوں کی حقیقت کیا ہے  
 تھم پر سناہن جیون واروں  
 تھم پر سناہن جیون واروں  
 تھم پر سناہن جیون واروں  
 تھم پر سناہن جیون واروں  
 تھم پر سناہن جیون واروں

ان نینوں کا ساون واروں  
کیسی فضا ہے کیسا سماں ہے  
اوتو سب کچھ ساتھ ہوا روں  
آجاؤ بس اب آجاؤ

تم پر ساجن بیچون واروں  
پتہ پتہ جھوم رہا ہے  
تم پر ساجن بیچون واروں  
اب وقت میں منت کر پانا

خود کو بن کر درہن واروں  
تم پر ساجن بیچون واروں

## دیسک پر منڈلائے چھپے

کتنی روشن ہے یہ تجھ پر  
روشن ہوئے آئے ہیں  
جس شے نے محسوس کو سجایا  
اُس پر مٹ گئے آئے چھپے  
پریم کا یہ دل میں لے کر  
جہل جانے کو آئے چھپے  
شہانہ دف دکنہ دی بیتی  
بوہر آکر چپے چھپے

محسوس کر دی کیا نورانی  
دیسک پر منڈلائے چھپے  
محسوس کو محسوس ہے بنایا  
دیسک پر منڈلائے چھپے  
درد و فانی محسوس سے کر  
دیسک پر منڈلائے چھپے  
خوش خوش بات کنواری  
دیسک پر منڈلائے چھپے



شمع نے اس پر بھی نہ وفا کی  
 جس نے اُسے بہتر از ادوا کی  
 ہائے پستنگے، وائے پستنگے  
 دیکھ پرست لائے پستنگے

---

## کس نے مجھ کو سنا گیت

دکھتا پیسہ یا کتنی قہری  
 کوئل کتنی یا کتنا کوئی پہنچی

۵۲۰

کتنی کوئی میرا گیت  
 کس نے  
 مجھ کو سنا یا گیت

یہ رات تھی درد کے مارے  
 دے گیا کوئی مجھ کو سہا رے

کہہ گیا بار ہے جیت  
 کس نے  
 مجھ کو سنا گیت

کون نہ کھتا تھا کھانے والا  
کون نہ کھتا سمجھانے والا

پریت کی یہ نہیں ریت  
کس نے  
مجھ کو سنائے گیت

---

بول رہا ہے من کا چوہنی

دیکھ کے کالہ کالہ گستاخ  
دیکھ کے شادی شادی ہواڑ

تک لگاتا ہے اڑنے کی  
بول رہا ہے من کا چوہنی

بلیں نے بھی بون لگا ہے  
مور پیچھے سینے آئے

شوق سے سنق ہے کابل ہو  
بول رہا ہے من کا چوہنی

سُن کر جھوٹا غنچہ غنچہ  
سُن کر جھوٹا پشتہ پشتہ

جھوٹی سُن کر سب پھلواری  
بُول رہا ہے مَن کا پیچی

ہو گیا قطرہ قطرہ رقصاں  
ہو گیا ذرہ ذرہ رقصاں

رقصاں ہوئی یہ دنیا ساری  
بُول رہا ہے مَن کا پیچی

۵۵

سب آئے پر تم نہیں آئے  
تم آؤ تو حسین آجائے

تم تک کیا آواز نہ پہنچی  
بُول رہا ہے مَن کا پیچی

---

منزل کو رکھ یاد مسافر

منزل کو رکھ یاد

ہمت کر اور بول ہی پیدائش  
خشکی کیا ہے کیا ہے جل جل

دل مت کرنا شاد مسافر

منزل کو رکھ یاد . . . . .

اچھے نہیں غفلت کے نتیجے  
رک رک کر تو وقت کو اپنے

یوں مت کر برادر

منزل کو رکھ یاد . . . . .

کتنی کتنی ہے غش کی منزل  
جس کا ہر ہر کام ہے مشکل

جانتا ہے ہر آدمی

منزل کو رکھ یاد . . . . .

چشمِ تم تو ہو چست چور

تم نے موری شدہ بسری  
تم نے دنیا نئی دکھائی

چھوٹا نہ کوئی شور

چشمِ تم  
تم تو ہو چست چور

دیکھو صرے آنسو بھر آئے  
دیکھو غم کے بادل چھائے

چھالی گشتا سنگور

چشمِ تم  
تم تو ہو چست چور

تم نے میرا تن من لوٹا  
تم نے میرا جیسو ن لوٹا

شام کو کر دیا بھور

چشمِ تم

چو کہ نہیں ہے پیارے فانی

پریم ازل سے اور ابد تک  
اس حد سے ہے یہ اس حد تک

اور ہر شے ہے آئی جانی  
پریم نہیں ہے پیارے فانی

پریم سدا یکساں رہتا ہے  
ساری قیدوں سے یہ جدا ہے

اس کی تو یکساں ہے بونی و دو  
پریم نہیں ہے پیارے فانی

رنگ و بو ہے اک افسانہ  
سُن تو ہے دُودن کا قصہ

پریم کی رہتی ہے غیبانی  
پریم نہیں ہے پیارے فانی

آج او اب پریم کا قصہ  
کہتا ہے بہت بڑا غبار



اس سے سن لو پریم کہانی  
پریم نہیں ہے پیاسے فانی

پریم نگر کا ہوں میں بسپا

پریم مری نشروں کا سہارا  
پریم ہے میرے من کا نایا

پریم کا ہے خود دل رکھو یا  
پریم نگر کا ہوں میں بسپا ۵۵

پریم کی خود دشمن دولت ہو نہیں  
پابست ہوں اور الفت ہو رہی

کھیتا ہوں میں پریم کی نیت  
پریم نگر کا ہوں میں بسپا

ہم نیت کو پار دگا دے  
جب کو میرے گھر پہنچا دے

تو ہے اس نیت کا کھوتا  
پریم نگر کا ہوں میں بسپا

فرصت ہو تو دیکھو آکر تیری کا انجام

دھن دولت کا من اور تن کا کب ست اس کو دھیان  
پریم میں اس نے دین بھی کھریا اور کھویا ایمان

ہو گیا دنیا بھہ میں تجھ بن رُسوا اور بارہم

فرصت ہو تو دیکھ نو آکر ہر مہی کا آب

پریم نگر کا بسے والی راحت سے ہے دور

پریم نگر کا رہنے والا درد سے ہے مہجور

اب آس کے من میں بسے ہیں درد و غم و آرم

فرصت ہو تو دیکھ لو آکر ہر مہی کا آب

درد کا مارا اٹھ بیٹے درد کا ہر درد سے

وہ اپنا حوال کہے کیا قسمت میں کی ہوئے

چاک گریب و ہوش پریشاں قلب و لب گریباں

ذات ہو تو دیکھ نو آکر ہر مہی کا آب

بب بھی وہ باز رہے نیکے بہتر رہے کوئی

بہنوں کہہ کر وستی کہہ کر اس کو پہرے کوئی

غم سے اس کی صبح ہے ہوتی غم پر اس کی شام  
فرصت ہو تو دیکھ لو آکر پرہیزی کا انجام

چاروں طرف سے رنج و الم نے اس کو گھیرا ہائے  
تحم بن اس کے چہرے میں ہے ایک اندھیرا ہائے  
اک دنیا کہتی ہے اس کو بہتر ادا کا کام  
فرصت ہو تو دیکھ لو آکر پرہیزی کا انجام

## روروکٹی سے زین ساہن

۶۱

چہرے تمہارے ساتھ گیا سب  
نہرا تھیں اب آئی ہے کب

تحم بن کتب ہے چہرے ساہن  
روروکٹی ہے زین ساہن

دل ہی کی ساری یہ خشک ہے  
میں سے کہنے اور چہرے لپا ہے

اور کرتا ہے بین ساہن  
روروکٹی ہے زین ساہن

درد و الم سے پُر ہے محفل  
اجاؤ اب ضبط ہے مشکل

وعدہ ماہین سا جن  
رود و کٹی ہے رین سا جن

## سن لو میری پکار

دیکھو دیکھو بادل آئے  
کیوں نہ بھٹا یہ جی لہ آئے

گھر کر آئی بہار  
بہار

سن لو میری پکار

تم بن دوں کو چین نہیں ہے  
سکھ سے گزرتی رین نہیں ہے

بیتا ہے مہر کو بہار  
بہار

سن لو میری پکار

خیال تمہارا ہر پل مجھ کو  
وصیان تمہارا کوئل مجھ کو

یار گلے کا ہار  
بلموا  
سُن لو میری پکار

## باج رہا ہے من کا ستار

۹۳

سُن لے تو بھی اسے ناداں  
پاسے میرے دل کا نشان

سن لے میرے دل کی پکار  
باج رہا ہے من کا ستار

اس کی لئے پر پریم کی لئے  
بے جت بیٹنا یہ ہے سئے

جانتا نہیں سچے بس کا خمار  
باج رہا ہے من کا ستار

مست ہے سن کر کھل دیا  
مست ہے اب ذرہ - ذرہ

مست ہے سن کر بادِ برب  
بانہ رہا ہے من کا مست

اے میری نیا کے کھوٹا علی دمی لنگر کھول

وہ آئیں پھر تیز ہوا میں  
وہ آئیں طوفان کی صدائیں

۴۴

منہ سے نہ کہے بھی ہوا  
اے میری نیا کے کھوٹا.....

طوفان میں چلنے دے نیا  
تو مت دن ارنکا لہ کھوٹا

اس کا یہی ہے حال  
اے میری نیا کے کھوٹا.....

رکتے ہیں کیوں ہاتھ نہ تیرے  
سوچ نہ تو کچھ فالہ - میرے



اپنا جی مت تول  
اے میری نیا کے کھوٹا یا.....

## جگ پو پو کم کے باد چھائے

ٹنڈری ہوا نے زور دکھایا  
نخنہ نخنہ پتھر پتھر مٹکانا

اچھے دن گئے سارے پرانے  
جگ پو پو کم کے باد چھائے ۴۵

نخنہ نخنہ ٹنڈری میں آئیں  
ساتھ میں اپنے بہاریں لائیں

پریت کے نخنے جگ نے گائے  
جگ پو پو کم کے باد چھائے

پریم ہنسنا آنکھوں کا تارا  
پریم ہنسنا سیون کا سہارا

پریم نے سب سے دن گرائے  
جگ پو پو کم کے باد چھائے

کوئلیا تو بھی کوک سنا جا

دیکھ سے اُمہوا کی ڈار کی کو  
بھول جا اپنی ہشیر کی کو

من کا بھید بتا جا

کوئلیا

تو بھی کوک سنا جا

چی پی بول رہا ہے پھپھیا  
پھول پہ ڈول رہا ہے جھوڑا

تو بھی کچھ گر جا جا

کوئلیا

تو بھی کوک سنا جا

میں بھی ہوں اُلفت کا دارا  
کوئی نہیں میرا بھتی سہارا

محب کو دھیر بندھا جا

کوئلیا

تو بھی کوک سنا جا

# آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں

دل کے ہی پردے میں چھپا ہے میرے دل کا بھید  
ایک مکمل راز ہے اب تک اس محفل کا بھید

کوئی نہیں ہے سننے والا کس کو سناؤں  
آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں  
بہل میرے درو جگر سے واقف کتب ہے آہ  
گو گو کہہ کر کوئل نے بھی اپنی پکڑی راز

۴۷

ان دونوں سے مطالب بھی کیا کیوں میں ان کو سناؤں  
آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں  
غنیہ و گنل بھی اپنے اپنے رنگ اور بو میں مست  
پتہ بھی ہیں ٹھنڈی ہوا کی بار ہو میں مست

ان کو کچھ احساس نہ ہو گا ان کو اگر سمجھاؤں  
آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھید بتاؤں  
گر کہنے کو بیٹوں بھی میں کون سننے یہ راگ  
میری زبان سے رفتہ نہ نکلیں بندہ سننے آگ

وہ بھی کئے ہوئے بیٹھے ہیں بھی خود تہل باؤں

آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھیر بتاؤں

تجھ بن میرا ہیون تر سے اور تر سے دن رات

نصیب کا واسن چھوٹ نہ جائے آجلہ کی سن بات

نصیب کا واسن جھٹکتے ہی بدنام نہ تر ہونہوں

آسا جن میں اپنے من کا تجھ کو بھیر بتاؤں

## سا جن لو آئیں ہر سائیں

ہوئی کوئی بولنا پچھپ

ہوئی بلبلس مور بھی بولا

کہنے ہیں سب پر یہ کی بات

سا جن ہو آئیں ہر سائیں

ایا پچھ مشرت کیا نہ

ایا پچھ مشرت کیا نہ

کہنے کے ہر سائیں کی بات

سا جن ہو آئیں ہر سائیں

اُنہیں ہوا انہیں اُنٹھیں گھٹائیں  
اُو تو پھر ہم تم دُہرائیں

پریم کے قحطے پریم کی باتیں  
ساجن لو انہیں برسائیں

نظروں سے نظروں کا وہ ملنا  
انکھوں سے جلوؤں کا ملنا

پھر یاد آئیں پریم کی گھٹائیں  
ساجن لو انہیں برسائیں

پریت ہے ایک ریت تمہاری  
بارِ حری اور جیت تمہاری

مجھ کو ہاں دینے کو مانتیں  
ساجن لو انہیں برسائیں

---

کاش چہ چہ ہے تو دنیا کو سونا راگ سے

تو کہ سنا ہے تو سنا ہے میرے سن کا راگ  
پریمِ نسبت دردِ عالم کے کئی جیون کا راگ

میرے من کا راگ اگر ہو دنیا کاں گائے

کاشے پیسے تو دنیا کو شونا راگ سنائے

رک بھر دیں جو سارے جہاں ہیں یہ تو کائنات سے

ماند زمانہ بھر کو کر اور چھاپی ہو کائنات سے

نے ایسی روشن ہو جس سے جگ روشن ہو جائے

کاشے پیسے تو دنیا کو شونا راگ سنائے

مے بہت زیادہ تھے سمجھا کہتے اس کا جان

میٹھے نغے گا تو جن سے حُسن میں ہو انتخاب

ایسا راگ سنائے جس سے حُسن میں خود کھوپڑے

کاشے پیسے تو دنیا کو شونا راگ سنائے

رُوتا ہے من کا سہسار

بہشتی ہیں پُر کیف فضا میں

بہشتی ہیں یہ مست گشتِ دنیا

بہشتی ہے رُنیہ کی جہاں

روتا ہے من کا سہسار



نغم بن مجہ کو آئے ہمنسی کیا  
نغم بن مجہ تک آئے خوشی کیا

من میں میرے کب سے پہاڑ  
روتا ہے من کا سنا

پریت بھی اب تو پریت نہیں ہو  
پریت میں کوئی میست نہیں ہے

اس کی تو ہے جیت بھی مار  
روتا ہے من کا سنا

۱۱

درد بھی ہے اور رخا و الم بھی  
بریم کی ناکہ می کا خشم بھی

دل کو کب سے صبر و شہد  
روتا ہے من کا سنا

اگر اب تہ بن روتا ہے  
پنا یہ جسیوں کو تہ ہے

نغم کا ہے بہتر از شکار  
روتا ہے من کا سنا

لے مست جوانی واسے

یہ تیرا حسن سراپا  
یہ دیکھ کے تیرا جلوہ

ہیں ہوش و خرد کے دے  
لے مست جوانی واسے

نظروں میں کیفت بھرا ہے  
نظروں نے مرست کیا ہے

اب مجھ کو کون سنبھالے  
لے مست جوانی واسے

کیا شانوں پر ہے ڈالا  
بہتر زاد ہوا متوالا

رضیں ہیں کہ بادل کٹے  
لے مست جوانی واسے

پھول زمیں پر اوپر تارے

تم سالیکن کوئی نہیں ہے  
یوں ہوئے کو دہریس ہیں ہے

ہیں کیا کیا دیکش نظارے  
پھول زمیں پر اوپر تارے

دیکھ رہے ہیں میرا رونا  
تم بن ہر دم جان کو کھونا

۷۳ دیکھ کے ہیں حیران بچائے  
پھول زمیں پر اوپر تارے

اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتے  
دکھ رہے ہیں شاید یہ سبجے کہتے

یہ بھی شاید درد کے ہالے  
پھول زمیں پر اوپر تارے

# میں گیت سنا مار رہتا ہوں

آکاش کے نکمے سے تاروں کو  
مجبوروں کو بے چاروں کو

یوں دل بہاتا رہتا ہوں  
میں گیت سنا مار رہتا ہوں

سننے رہتے ہیں بھولے  
سننے رہتے ہیں اسے بھونسنے

یوں سب کو بہاتا رہتا ہوں  
میں گیت سنا مار رہتا ہوں

ان بے بسی ہو دوں سے پوچھو  
ان مست گشتوں سے پوچھو

ان کو گرا رہتا رہتا ہوں  
میں گیت سنا مار رہتا ہوں

بہتر ادا مجھے غم نے کہو یا  
یہ کیف و کمر نے کہو یا

یوں ہر دم گاتا رہتا ہوں  
میں گیت سنا تا رہتا ہوں

## مے سا جن آئے دُوارے

رقمت سے پٹا کھایا  
کچھ رجم ہے ان کو آیا

دیکھو ہنستے ہیں تارے  
مرے سا جن آئے دُوارے

دیتے ہیں مجھے کوتاہی  
کہتے ہیں ہو گئی غلطی

جاؤں گا نہ دوسے تہوارے  
میرے سا جن آئے دُوارے

مے میری سکتی آجہادی  
کر ٹھیک یہ نہ ت گھڑکی

کرتی ہوں ہیں کب دُشوارے  
میرے سا جن آئے دُوارے

اُن سے کہہ دو بھول جائیں

اپنا کرم اور اپنی غنائیت  
میرا ارمان میری حسرت

اپنے ستم اور اپنی جنائیں  
اُن سے کہہ دو بھول نہ جائیں

بھیجے دن بھیگی برساتیں  
اُن میں وہ اُلفت کی راتیں

۷۶

جن کی بدولت میں یہ بلائیں  
اُن سے کہہ دو بھول نہ جائیں

دل واسلے بہت سزا دہیں کو  
غم پرور دردِ غمگین کو

اُن پر ہیں اُلفت کی بلائیں  
اُن سے کہہ دو بھول نہ جائیں



سے دنیارین بسیرا

سے غافل خوشی میں آؤ  
بے تکی کے زوہو کے کھاتو

بہر لمحہ ہے اس کا دھوکا  
ہے دنیارین بسیرا

کچھ تو بگڑا دیا  
پڑا دیکھئے راجہ فر

66

ہے اکہ میں خیر اندر چھرا  
سے دنیارین بسیرا

جہیز ہے آقا بانی  
پہر پیسہ ہے اس کا رانی

کچھ تیرا خاندان میرا  
ہے دنیارین بسیرا

————— ❦ —————

پیار کے پھر دن آئے

سکھ رہی

پیار کے پھر دن آئے

سامنے اپنی خود بیٹھے ہوئے ہیں

حالت میری پوچھ رہے ہیں

کیوں نہ یہ سن کھو جائے

سکھ رہی

پیار کے پھر دن آئے

بچی کی بلائیں میں لیتی ہوں

بچی کو دُعا میں دیتی ہوں

کہہ رہے ہیں

سکھ رہی

پیار کے پھر دن آئے

اُپ نہ اٹھیں ہیں جانے دوں گی  
دل کو نہ ہیں تڑپانے دوں گی

چاہے جیسے وا جائے  
سکھری

پیار کے پھر دن آئے



# یاد تری چہون کا سہارا

ہائے تجھے معلوم نہیں کیا  
کب سے میرا دل ہے تڑپتا

یاد تھی سے ہے من پھیلا  
یاد تری جیون کا سہارا

میرا تصور جان ہے میری  
جان اس پر قربان ہے تیری

یاد تری اک روشن تیرا  
یاد تری جیون کا سہارا

یاد سے غافل رہ نہیں سکتا  
اس کا غم میں سہ نہیں سکتا

دُور کی سہلی کب ہے گھر  
یاد تری جیون کا سہارا

سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

آج سب پھر میرا دوار  
من مندر ہیں آئی بہار

کیسے نہ کاؤں پریم کا راک  
سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

ہو گیا بد ہم غم کا راج  
پیش کا پایا تخت اور تاج

۸۱

بٹ گیا غم کا سب بیراگ  
سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

کیسا ہوا غم کا انجم  
صبح ہے روشن روشن شام

جاگ سکی رہی تو بھی جاگ  
سوئے ہوئے جاگے ہیں بھاگ

---

# ہے جیون میں اندھیا رکی

بے درد ترسے جاتے ہی  
دنیا گھبرائی میری

تاریک ہے دنیا ساری  
ہے جیون میں اندھیا رکی

تکم جیب سے گئے جو سامان  
بس نالہ ہے اور شیون

دن رات ہے آؤ ورا رکی  
ہے جیون میں اندھیا رکی

اب تکم کو قسم آست او  
ایسا نہ ہو پھر پست او

بے زلیست سے ہے بخت  
ہے جیون میں اندھیا رکی



اپنا ہے اتنا گیت

بکھوڑ کے

اپنا ہے اتنا گیت

درو وا لہ میں دل ہے ترا پنا  
اس کا نتیجہ بھی ہے سمجھتا

نہ ہر

پشور بھی ہے ان سے پریت

بکھوڑ کے

اپنا ہے اتنا گیت

پشور ہو یا کال گستاہو  
ریشور یا ریک فخر ہو

سکون کی نہیں ہے میت

بکھوڑ کے

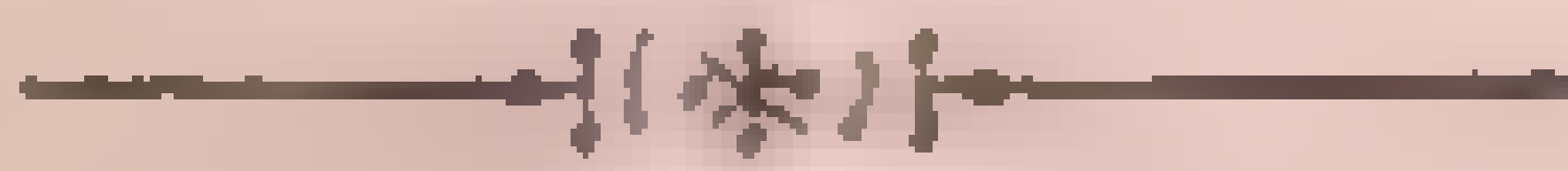
اپنا ہے اتنا گیت

مُشتِ دس پر بارِ ہی دیکھی  
پریم ہیں کسِ بارِ ہی دیکھی

اس میں نہیں ہے جیت

بھونرے

اتنا ہے اپنا گیت



# وہ بھولی ہوئی باتیں

پھر یاد دلاتی ہیں  
پھر مجھ کو دلاتی ہیں

یہ درد بھری راتیں  
وہ بھولی ہوئی باتیں

کیا یاد نہیں تم کو  
کیا بھول گئیں تم کو

مذہر

وہ راتیں وہ برسائیں  
وہ بھولی ہوئی باتیں

بہا کہ نہ ٹھپا نہیں  
پھر دل کو نہ رہا نہیں

وہ ہوش رہا گھائیں  
وہ بھولی ہوئی باتیں

جب یاد پیا کی آئی ہے

تو اس کو پیسے کیا جانے  
تو اس کو بھونرے کیا جانے

نہت کیا کیا دل برداتی ہے  
جب یاد پیا کی آئی ہے

کچھ پریم کے کینے اور نئے  
کچھ رگ نئے کچھ گیت نئے

۸۶

کی رگ رگ میری کوئی ہے  
جب یاد پیا کی آئی ہے

بس اتنا تو کہہ سکتا ہوں  
اور اس کے سوچتا ہی رہتا ہوں

ک رگ رگ نیا دے جاتا ہے  
جب یاد پیا کی آئی ہے



# پریم نہیں دودن کا میلا

س میں پھنس کر دکھ پائے گا  
یاد رہے یہ پچھتائے گا

آسمان کب ہے اس کا جھمیل  
پریم نہیں دودن کا میلا

پریم کی پریم کا انت سمجھ لے  
کام میں سارے مشکل اس کے

۸۷

ہو گا غموں کا رہنا پسند  
پریم نہیں دودن کا میلا

اس میں ہر دم ایک الجھن ہے  
مور نہ رستہ اس کا کٹھن ہے

اس میں چپل نہ سکے گا اکید  
پریم نہیں دودن کا میلا

پھرتا ہوں میں دیکھ رہا ہوں

مجھ کو نہیں ہے اک جاہلین  
گنہگار ہوتا ہوں دن رات

جب سے لگی ہے دل پر زنجیر  
پھرتا ہوں میں دیکھ رہا ہوں

یاد آیا ہے تیرا منگھڑا  
تیری ادا اور تیرا جلوہ

یہ دے تے تیرے جے میں  
پھرتا ہوں میں دیکھ رہا ہوں

چاہتا ہوں رنپ نہ بنے  
کہانی بھی مجھ کو کچھ نہ کہے

بھریا ہے جوگی کا جیس  
پھرتا ہوں میں دیکھ رہا ہوں

بنائیکوں پر حکم کا تو دیوانہ

کس نے کہا پر اے دل ناداں  
دیکھ کے ان کو تو بن سیراں

اور کہنا پھر اپنا فناء  
بنائیکوں پر حکم کا تو دیوانہ

تو نے نہ سوچا اس کا نتیجہ  
اب بچیتا ہے کیا ہے ہوتا

اب جل تو رہا منہاں پر وانا  
بنائیکوں پر حکم کا تو دیوانہ

اور دیوانے اور دیوانے  
جھیر زرا الفت کے ترانے

اب نہ ملے گا کوئی بہانہ  
بنائیکوں پر حکم کا تو دیوانہ





# تم بھول گئے ساری باتیں

یاد نہیں ہے تم کو ذرا  
اپنا وہ پیارا دنا

یاد نہیں اگلی گھانٹیں  
تم بھول گئے ساری باتیں

جب کتنی بسا غشوق بکھی  
جیت تو تم نے مانی کتنی

۹۱

ہم نے کھالی نہیں مانتیں  
تم بھول گئے ساری باتیں

سنا ہو تو آج صبا و  
محبہ پر کر دم کچھ فرماؤ

آگئی ہیں پھر برس بھر  
تم بھول گئے ساری باتیں



من کو ہے سبھی حیرانی

میں نے تم کو بہت سمجھایا  
پر نہ سمجھ میں کچھ بھی آیا

تم نے میری بات نہ مانی  
من کو سبھی ہے حیرانی

رجم کرو کچھ مجھ پر خنجر  
حسن نہیں ہے سدا یہ رہتا

۹۲

کے دن رہتی تیرے جوت  
من کو سبھی ہے حیرانی

پریم کو کیوں کہتی ہو نفیہ  
ہاتھ سے کب دامن بے چھوٹ

خون کو کیوں کہتی ہو پانی  
من کو سبھی ہے حیرانی

پہلیا  
پہلیا

کا ہے مچائے شور

ان سے ہے کیوں امیر و فاقی  
قدر انہیں سے کس کی ہوتی

وہ تو ہیں چست چور

پہلیا  
پہلیا

کا ہے مچائے شور

سب بے چینی سے کیا ہوگا  
رنگ سدا سے ہے یہی ان کا

سرسپت ہو گی بختور

پہلیا  
پہلیا

کا ہے مچائے شور

بہم مل کے گائیں ترانے  
بہم مل کے سر سے تن کے فرسائے

چھائی گستا گستا گور

پہیلیت

کاست چس سے شور

—————

پہیلیت کی گستا آئی دوار سے

تن من دھن سب اس نے لوٹا

مرا جیون سب اس سے لے لوٹا

بولو اس کے بلے کھائے

پریم کی گستا آئی دوار سے

آفت ہے اس کی طغیان

اس کی موجیں ہیں طوفانی

بڑے ہیں موبول سے شائستہ

پریم کی گستا آئی دوار سے

آؤ سنوڑا سا جسل بہر ہیں

موت سے پہلے ہی ہم مر رہیں

شاید کوئی اُس کے اُبھارے  
پریم کی گنگا آبی دوارے



کیسے ہونیا پار بجنورے

کیسے ہونیا پار

کشتِ یں ہوں یا شاہِ رسالت  
کیسے مجھ پر نقشِ عنایت

عاجز ہوں سرکارِ بجنورے  
کیسے ہونیا پار .....

پاپ کی گھٹری سیس و ہری ہر  
مُل ہوں بڑا تقدیر بڑی ہے

دل ہے بہت بیزار بجنورے  
کیسے ہونیا پار .....

روتی ہے دنیا و رو کے واسے  
جگ کے تم ہی ہو ایک سہاے

پار کر داک بار بھنور سے  
کیسے ہو نیا پار .....

————— سہارا سہارا —————



کوئی نہیں غنوار

سجنی

کوئی نہیں غنوار

کوئی نہیں ہے دل کا سہارا  
کوئی نہیں ہے بیت ہمارا

۹۶

جینا ہے دشوار  
سجنی

کوئی نہیں غنوار

تو نے ہی تو آنکھ پھرائی  
دنیا نے بھی کی چہرہ رانی

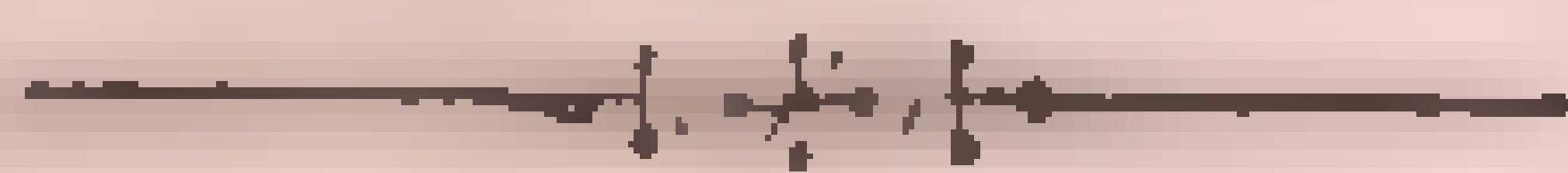
زیست ہے اب بیکار  
سجنی

کوئی نہیں غنوار

جب تک ہم ہمارے نہ تھے بازی  
سب ہی کرتے تھے دمسازی

جب سے کھائی ہو

سجینی  
کوئی نہیں غنوار



# میرے من کا بچی ہر دم میٹھے بول سنائے

پریم کی دنیا تو ہے سہانی تو اس میں کیوں روئے  
بائبل پوچھنے کے مجھ سے آکر جو کچھ پوچھنا ہوئے  
پریم میں گم ہو کر کیوں منہ پر پریم کے گانے گائے  
میرے من کا بچی ہر دم میٹھے بول سنائے

دیکھ ہوا کئی مست پتی وہ اٹھلی گٹھا بھی مست

دیکھ نہیں کے اوپر تک ہے ساری فنڈ بھی مست

۹۹

اپنے پیٹے راگوں سے مہے سب کو مست بنائے

میرے من کا بچی ہر دم میٹھے بول سنائے

کوئی یہ جا کر پوچھے اُن سے ہو گا کیا انجسام

برکت رست کے پیسے تھے میں سوچا کیا انجسام

میر کی محبت کے بدلے میں کیا ہے تمہارا کی راسخ

میرے من کا بچی ہر دم میٹھے بول سنائے

# تھم پر بالکم تن من واری

پیارے اداؤں پر دل صدقے  
ارمانوں کی محض صدقے

ہے یہ جیسا کہ پیر کی پیری  
تھم پر بالکم تن من واری

حسرت بھی ارمان بھی قربان  
دین بھی اور ایمان بھی قربان

کر دوں اُنکے صدقہ ساری  
تھم پر بالکم تن من واری

تھم پر سے ہر چیز لٹا دوں  
لہجہ ہستی تھم پر منادوں

یاد دیکھ رہی ہے تمہاری  
تھم پر بالکم تن من واری



جیون کا یہ کھیل ہے

بابا

جیون کا یہ کھیل

رَنج اُٹھانا اور غم سہنا  
اک آفت میں ہر دم رہنا

(۵)

جیسے بڑھتی بیل ہے

بابا  
جیون کا یہ کھیل

نیک کا انجام بُرائی  
بچ بُرائی شام بُرائی

جوتے سے بے منزل ہے

بابا  
جیون کا یہ کھیل

اس دنیا سے ایسے گذر جا  
جیسے یہ ہے کھوٹا سچپنا

یہ تو بھوری جہل ہے

بابا  
جیون کا یہ کہیں



کو پلایا

گامے من کی لوری

دل کو مرے ملتا ہے سکوں  
آنکھوں سے بہتا نہیں غول

۱۰۴ سن کر باتیں توری

کو پلایا

گامے من کی لوری

اس لوری میں ان کی ہوں باتیں  
ان کے تھمتے ان کی گستاہیں

کھول دے ان کی چوری

کو پلایا

گامے من کی لوری



سن ری کوٹیا ایسا ہو راگ  
جس سے لگ جائے اک راگ

پٹہ ہو نہ وہ ہو ری

کوٹیا

گامے سن کی ہو ری



# کون ہمیں سمجھائے

ہم تو ہیں سب سے بیگانے  
گائے ہیں ہر دم پریم ترانے

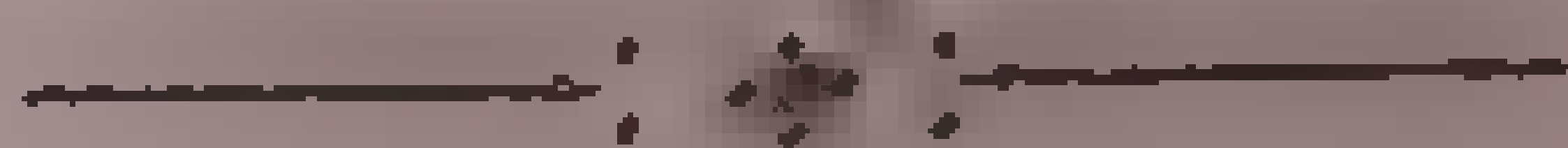
کرتے ہیں ہائے ہائے  
کون ہمیں سمجھائے

بلبل کو خود اپنی پڑی ہے  
کوئل کو کوہول رہی ہے

دکھ میں ہیں سب اپنے پرانے  
کون ہمیں سمجھائے

تلم کو نہیں ہے کچھ بھی پروا  
ہر ناتک ہے تلم کو گوارا

ہم تلم سے بھر پائے  
کون ہمیں سمجھائے



# پریم کا ناتا چھوڑو

پریم نہیں تم سے نبھنے کا  
یہ سودا ہی نہیں ہونے کا

اس طرف سے تم منہ موڑو  
پریم کا ناتا چھوڑو

آنکھوں میں کیوں اشک بھرے ہیں  
دل ہے پریشاں رنگ بُرے ہیں

مان لو کہنا ہاتھ نہ جوڑو  
پریم کا ناتا چھوڑو

شوق اگر ہے تم کو جفا کا  
کام نہیں ہے کوئی وفا کا

اپنے دل کو تم مست توڑو  
پریم کا ناتا چھوڑو



اوسا جن ہم دم دونوں بات میں چلکڑو ہیں

تنت میں یہ دن آئے ہیں  
پریم کے بادل پھر چھائے ہیں  
اب تو یہ دل میں آتا ہے

پریم کی جے جے بولیں  
اوسا جن .....

آئی ہیں جیون میں بہا ریں  
پریم نگر کو آؤ سدھاریں  
ہم تم دونوں پریم کے پیارے

راس میں اصرت گھولیں  
اوسا جن .....

پریم نگر میں چھاؤں گھنی ہے  
پریم نگر کی دل میں گھنی ہے  
پریم بھری اس چھاپا میں ہم کم

نہیں رہیں بکھر کر سولیں  
اوسا جن .....

اور سناؤ اور سناؤ مجھے من کا حال

اے آکاش کے روشن تارو  
شوق سے جھپکو، شوق سے جھپکو

مجھ کو نہیں ہے مول  
اور سناؤ اور سناؤ.....

چپ چپ کیوں بیٹھے ہو پیپرو  
منہ سے خدارا کچھ تو بولا

اب ہے کیا احوال  
اور سناؤ، اور سناؤ....

چاہتا ہوں جب تک بھی جیوں میں  
اپنی کہانی سن رہوں میں

دے نہ پریم کو بار  
اور سناؤ اور سناؤ.....

بُول

کوٹلیا باوریا تجھ کو کون ستائے

تو کیوں یہ کُلو کو کرتی ہے  
کس کے لئے تو یوں مرتی ہے

کون ترے ہے دل کو جلائے ۱۰۹  
بول

کوٹلیا باوریا.....

تیری صدا میں درد بھرا ہے  
بول ترے کیا دل کو ہوا ہے

کون تجھے دن رات رُلانے  
بول

کوٹلیا باوریا.....



لُب پہ ہے ترے غم کی کہانی  
چھائی ہے تجھ پر حیرانی

کون تری دُنیا پر چھائے

بول

کو نکلیا بادریا.....



# دل کا چھالا پھوٹ گیا

تو نے نظر مجھ سے پھیری  
مٹ گئی کل دنیا میری

میرا سہارا ٹوٹ گیا  
دل کا چھالا پھوٹ گیا

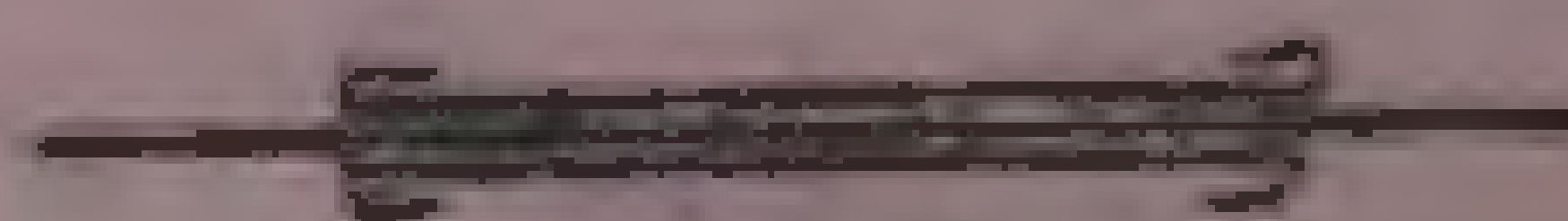
لوٹ لیا اُس نے تن من  
لوٹ لیا اس نے جیون

۱۱۱

کوئی جو مجھ کو لوٹ گیا  
دل کا چھالا پھوٹ گیا

دل کی بدولت کیا یہ ہوا  
ضبط کا یارا ہی نہ رہا

ہاتھ سے دامن چھوٹ گیا  
دل کا چھالا پھوٹ گیا





حضرت بہزاد لکھنوی کا تازہ مجموعہ کلام

# بستان بہزاد

جسمین

علامہ عصر جناب بہزاد لکھنوی کی غزلیات، گیت

نعت، بھجن نیز دیگر شعراء کے افکار تازہ۔

کتاب کی لکھائی، چھپائی عمدہ، کاغذ چکنا

خوبصورت سرورق، فینسی جلد قیمت صرف ۵ روپے

ہندوستان کے تقریباً تمام تاجران کتب و اخبارات

ایجنٹ فروخت کرتے ہیں۔

میں خانہ اردو دہلی